میثم قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے
(اعلیٰحضرت فاضل بریلوی)

تبلیغی جماعت

کا

پراسرار پروگرام

از افادات :

علامہ ارشد القادری مؤلف تبلیغی جماعت وزلزلہ۔ انگلینڈ
مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سرپرست رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

ناشر
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
مکتبہ غوثیہ نزد مکی مسجد نارووال

6-00 روپے

پیش لفظ

دیو بندیّت غیر مقلدیّت اور مودودیّت کی طرح تبلیغی جماعت بھی نجدی تحریک کی ایک کڑی شجرِ وہابیّت کی ایک شاخ اور بے خبر عوام کو وہابی بنانے کا ایک نیا جال ہے، لیکن یہ جماعت دوسری وہابی جماعتوں سے کچھ زیادہ ہی تقیہ باز۔ خطرناک اور پراسرار ہے۔ اس جماعت کے سربراہ مولوی الیاس دیو بندی مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی کے بہت زیادہ عقیدت مند اور مولوی محمود حسن دیو بندی کے شاگرد یعنی اوّل آخر دیو بندی وہابی اور انگریز کے خاص منظورِ نظر تھے اور ان کی جماعت کی نشو نما میں انگریزی امداد کا کافی عمل دخل ہے۔ چنانچہ مولوی حفظ الرحمٰن دیو بندی کی روایت ہے کہ ''مولانا الیاس کی تبلیغی جماعت کو بھی ابتدأ حکومت (برطانیہ) کی طرف سے روپیہ ملتا تھا۔'' (مکالمۃ الصدرین) مولوی الیاس سربراہ ''تبلیغی جماعت'' کی وہابیّت کے علاوہ ان کی مغروری وانانیت اور بدعقیدگی وگستاخی کا یہ عالم ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کنتم خیر اُمۃٍ کی تفسیر خواب میں یہ القاٗ ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔'' (ملفوظات الیاس ص ۵۱)

مثل انبیاء کی اس خود ساختہ تفسیر شیطانی خواب وزعم باطل کے بعد تنقیص انبیاء کی مزید جسارت ملاحظہ ہو مولوی الیاس تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں۔ تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے نہ ہو سکے''۔ (مکاتیبِ الیاس ص ۱۰۷) استغفر اللہ والعیاذ باللہ تبلیغی جماعت اور اس کے سربراہ کے اس اجمالی تعارف کے بعد علامہ ارشد القادری مدظلّہ العالی کے قلم سے ''تبلیغی جماعت'' کے خدوخال ذرا وضاحت سے ملاحظہ کیجئے۔ ان لوگوں کی ظاہری گفتگو اور شکل وصورت پر نہ جایئے اور اس ابن الوقت تقیہ باز خطرناک و پراسرار جماعت کی حقیقت خود بھی پہچانیئے اور دوسروں کو بھی اس کی اصلی صورت دکھایئے۔''

(ابو داؤد محمد صادق غفرلہ)

تبلیغی جماعت کا پراسرار پروگرام

(ازافادات علامہ محمد ارشد القادری مدظلہ)

ایک بنیادی سوال:

کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی ایسی تحریک کو ہرگز قبول نہیں کرسکتا جس سے ایمان وعقیدت کے جذبے کو ٹھیس پہنچتی ہو، بے عمل رہنا یقیناً بدنصیبی کی بات ہے لیکن عمل کے نام پر بدعقیدہ بن جانا آخرت کا اتنا بڑا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

ذیل میں تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی ایک نہایت چالاک جماعت ہے۔ کلمہ اور نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول علیہ السلام کی طرف سے بدعقیدہ بنانا، اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا اور مذہبِ اہلسنّت کو مٹا کر دنیا میں وہابیت پھیلانا تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین ہے۔ چلہ، گشت اور چلت پھرت کا طریقہ انہوں نے اسی لئے نکالا ہے کہ حق پرست مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کے لئے سفر کی حالت میں انہیں تنہائی اور اعتماد کے لمحے میسر آسکیں۔

ہم اپنے دینی بھائیوں سے ایمان کی سلامتی کی خواہش کی بنیاد پر مخلصانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی جماعت کی آواز پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار انصاف کی نظر سے ہماری اس تحریر کا مطالعہ فرمالیں جس میں تبلیغی جماعت سے الگ رہنے کی معقول وجوہات بیان کی گئی ہیں ہوسکتا ہے کہ ہماری بات آپ کے دل میں اتر جائے اور مذہب اہلسنت کے خلاف آپ وقت کے سب سے بڑے فتنے سے ہوشیار ہوجائیں۔

تبلیغی جماعت کی اس دھونس میں ہرگز نہ آئیے گا کہ اس کے ساتھ بڑے بڑے انجینیر، ڈاکٹر، پروفیسر اور لکھ پتی و کروڑ پتی تاجر ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ تو پھر بھی کم حیثیت کے ہیں۔ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ نجد کے

ریال پر ان کا سارا کاروبار چل رہا ہے تاکہ جس طرح نجدی قوم نے مکے اور مدینے میں بڑے بڑے صحابہ اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے مزارات اور رسول پاک علیہ السلام کی یادگار میں بنائی ہوئی مسجدوں کو توڑ کر کھنڈر بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں بھی حضرت خواجہ اور صابر، محبوب اور مخدوم شہید اور قطب علیہم الرحمۃ کے مزاروں کے ساتھ وہی کھیل کھیلا جائے اور اس طرح شیطان کی وہ سازش کامیاب ہوجائے کہ روئے زمین پر خدا کے محبوب بندوں کی کوئی نشانی باقی نہ رہے۔ والعیاذ باللہ

اصل مقصد:

تبلیغی جماعت کے لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں خدا اور رسول کی تعلیمات پھیلانے اٹھے ہیں۔ حالانکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس صاحب کے بیان کے مطابق ان لوگوں کا مقصد مسلمانوں میں علمائے دیو بند کی ان تعلیمات کو پھیلانا ہے جنہیں پھیلا دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا مذہبی اتحاد غارت ہوکر رہ جائے بلکہ عشق وایمان کی غیرت کے ساتھ ایک مسلمان کا جینا دوبھر ہوجائے۔

ثبوت کے لئے مولانا الیاس کا یہ بیان پڑھیئے جو تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا منظور نعمانی کی روایت سے "ملفوظات مولانا الیاس" نامی کتاب میں شائع ہوا ہے کہ" ایک بار (مولانا الیاس نے) فرمایا حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے پس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہوجائے گی"۔ (ملفوظات ص ۵۰)

غور فرمائیے! کسی بھی تبلیغی تحریک کا ڈھانچہ دو ہی حصوں پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ ایک تعلیم دوسرا طریقہ تبلیغ۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی فی الواقعہ اسلام کی طرف منسوب ہوتو ہم بجا طور پر اس تحریک کو اسلامی تحریک کہہ سکتے ہیں لیکن مولانا الیاس کے اس بیان میں ان سے کوئی بھی نہ اسلام کی طرف منسوب ہے اور نہ خدا اور رسول کی طرف۔ تعلیم تھانوی صاحب کی ہے اور طریقہ تبلیغ مولانا الیاس صاحب کا ہے۔ اس بیان سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد دین کی تبلیغ نہیں بلکہ تھانوی صاحب کی تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرنا ہے یہاں ہمیں سوا اس کے اور کچھ نہیں کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مقصد کو کیوں چھپاتے ہیں؟ وہ مسلمانوں سے برملا کیوں نہیں کہتے کہ ہم لوگ مولانا تھانوی کی تعلیمات

عام کرنے اٹھے ہیں ، پس جو ان کی تعلیمات سے عقیدت و ہمدردی رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آجائے۔ لیکن یہ کتنا بڑا فریب ہے کہ دل کے تہہ خانے میں تو یہ مقصد چھپا کر رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو خدا اور رسول کا دین پھیلانے نکلے ہیں۔ پھر اپنے طریقہ تبلیغ کے بارے میں یہ لوگ جو عام طور پر کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کا طریقہ ہے۔ یہ صحابہ کی سنت ہے تو اس کے متعلق کان کھول کر سن لیا جائے کہ یہ بھی سفید جھوٹ اور غایت درجے کا فریب ہے۔ کیونکہ اسی ملفوظات میں مولانا نعمانی کا بیان شائع ہوا ہے کہ مولانا الیاس نے فرمایا کہ:

''اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا (ملفوظات ص ۵۱) مطلب یہ ہے کہ طریقہ قرآن وحدیث میں منقول نہیں تھا بلکہ خواب کے ذریعے معلوم ہوا تھا۔ محض خواب پر دینی کام کی بنیاد وہی رکھ سکتا ہے جو قرآن وحدیث کی دلیل سے بے نیاز ہو جائے۔

احتشام الحسن کا بیان :

تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں ہماری یہ رائے شاید کسی غلط جذبے پر مبنی سمجھی جائے۔ لیکن اسے کیا کہئے گا کہ مولانا احتشام الحسن صاحب جو مولانا الیاس کے برادر نسبتی اور ان کے خلیفۂ اوّل اور معتمد خصوصی ہیں خود ان کا بیان ہے کہ:

(تبلیغی جماعت کے مرکز بستی) ''نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم وفہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علمائے حق کے مسلک مطابق ہے (اصول دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج)

اب آپ ہی ایمان وانصاف کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ جب نظام الدین کی موجودہ تبلیغ قرآن وحدیث کے خلاف ہے ، علمائے حق کے مسلک کے بھی خلاف ہے، تو اتنی دلیری کے ساتھ مسلمانوں کو ایک گناہ کی دعوت کیوں دی جا رہی ہے۔ آخر ایک غیر اسلامی فعل کے لئے کیوں ان کا قیمتی وقت ان کے پسینے کی کمائی اور ان کی صلاحیتوں کا دن دہاڑے خون کیا جا رہا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

بدعت ضلالت :

''میری عقل وفہم سے بہت بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب کی حیات میں اصولوں کی

انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کو اب انتہائی بے اصولیوں کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جا رہا۔ اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا''۔

(اصول دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائیٹل پیج)

اس بیان میں تو موصوف نے تبلیغی جماعت کی بساط ہی اُلٹ کر رکھ دی ہے۔ جب مولانا الیاس ہی کی زندگی میں یہ بات طے پا گئی تھی کہ تبلیغی جماعت کی موجودہ تحریک سنت نہیں بدعت ہے تو مسلمانوں کو اتنے عرصہ تک دھوکہ میں رکھا گیا کہ یہ انبیاء کا طریقہ ہے۔ یہ صحابہ کی سنت ہے اور اب اس کا یہ حال ہے کہ بدعت حسنہ بھی نہیں رہی بلکہ بدعت ضلالت کے خانے میں چلی گئی جس کے مرتکب کو حدیث میں جہنم کی بشارت دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ ہمارے گھر کا نہیں ہے بلکہ تبلیغی جماعت کے ان پرانے رہنماؤں کا ہے جو تبلیغی جماعت کی گمراہیوں سے بیزار ہو کر الگ ہو گئے ہیں۔

اب انصاف ودیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے موجودہ قائدین یا تو مولانا احتشام الحسن کے ان الزامات کی صفائی پیش کریں یا پھر سادہ لوح مسلمانوں کو ایک گناہ کی طرف دعوت دینے کا یہ سلسلہ بند کریں۔

میوات میں نیا فتنہ :

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی جو تبلیغی جماعت کے پرانے کارکن ہیں، انہوں نے اپنی کتاب ''اصول دعوت وتبلیغ''، میں انکشاف کیا ہے کہ آج کل میوات میں تبلیغی جماعت کے لوگ کلمہ ونماز کی تبلیغ کی بجائے مسلمانوں کو کافر ومرتد بنانے کی مہم میں مصروف ہیں موصوف کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''ہمارے میوات والے ماشاءاللہ عرب وعجم میں مسلمان بناتے بناتے اکتا گئے، جی بھر گیا اس لئے میوات میں کے بعض سرگرم مبلغین وعلماء نے مسلمانوں کو کافر ومرتد بنانا شروع کر دیا''۔ (اصول دعوت وتبلیغ ص ۶۱ مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی)

''میں حیران ہوں کیا کہوں ، کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہو گیا اور اس کا مخالف کافر قرار پایا ہے''۔ (اصول دعوت ص ۶۱) اسی کتاب کے حاشیہ پر ایک دوسرے تبلیغی کارکن مولوی نور محمد چندینی لکھتے ہیں:

''اگر ذرا بھی طاقت ہو جائے اور جو مرکز نہ آئے تو اسے بالکل مرتد کے درجہ میں سمجھتے ہیں''۔ (اصول دعوت ص ۶۰)

خطرہ کا سدِّ باب :

تبلیغی جماعت کے ان پرانے کارکنوں کے یہ بیانات سامنے رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ اپنے مفتوحہ علاقے میں تبلیغی جماعت تفریق بین المسلمین کی یہ جو مہم چلا رہی ہے کیا ایک لمحے کے لئے بھی آپ یہ برداشت کر سکیں گے کہ آپ کے محفوظ علاقے میں بھی تبلیغی جماعت داخل ہو کر اس طرح کا فتنہ برپا کرے۔ اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو خطرے کا شکار ہونے سے پہلے خطرے کا سدِّ باب کیجئے۔

تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے :

اوپر کی سطر میں آپ بانیٔ جماعت مولانا الیاس کا یہ بیان پڑھ چکے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے قیام سے ان کا مقصد مسلمانوں میں مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ یہ وہی مولانا تھانوی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں و جملہ حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دے کر سرکار کی شان میں کھلی توہین کی ہے اور سارے جہان کے مسلمانوں کا دل دکھایا ہے اور علماءِ عرب و عجم سے اس توہین پر فتویٰ کفر پایا ہے۔

پہلا نمونہ :

یہ وہی مولانا تھانوی ہیں جن کے متعلق دار العلوم کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا احمد سعید اکبر آبادی نے اپنے ماہنامہ ''برہان'' دہلی میں تحریر کیا ہے کہ:

''ایک مرتبہ کسی مرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں آپ کو دیکھا کہ چند کلمہ تشہد صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ لَااِلٰہَ اِلَّااللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمۂ کفر ہے۔ شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے۔ تم فوراً توبہ کرو اور استغفار کرو لیکن مولانا اشرف علی تھانوی صرف یہ کہہ کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ'' تم کو مجھ سے غایت محبت ہے اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے''۔ (برہان فروری ۱۹۵۲ ص

۱۰۷) اس واقعہ پر گھر ہی کے آشنا کا تبصرہ بہت کافی ہے۔ البتہ واقعہ کے باقی حصے کی تکمیل کے لئے اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بات خواب ہی پر ختم نہیں ہوگئی۔ بیدار ہونے کے بعد بھی مرید کی زبان پر ان کی نبوت کا اقرار بدستور جاری رہا ہے جیسا کہ تھانوی صاحب کے نام اپنے ایک خط میں وہ خود لکھتا ہے کہ:

''حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں'' (الامداد تھانہ بھون شوال ۱۳۲۵ھ ص ۳۲)

کم بخت وہ زبان بھی کتنی شاطر و عیار ہے، جو اپنے پیر مغاں کو کلمہ تنقیص کے لئے تو بے قابو نہیں ہوتی لیکن اس کی نبوت کا اقرار کرنے کے لئے بے قابو ہو جاتی ہے۔ اس واقعہ کا سب سے عبرتناک تماشا تو یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ پیر مغاں اس صریح کلمۂ کفر پر اپنے مرید کو سرزنش فرماتے، یہ حوصلہ افزا جواب لکھ بھیجتے ہیں کہ:

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت (پابند سنت) ہے۔ (الامداد ص ۳۴) مان لیا مرید کی زبان بے قابو ہوگئی تھی لیکن پیرن مغاں کا قلم تو اختیار میں تھا۔ انہوں نے ہوش میں رہتے ہوئے ایک صریح کلمہ کفر کی تائید کیوں کی۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے دونوں میں سے کوئی بھی بے اختیار نہیں تھا۔ اب آپ ہی انصاف سے بتائیے کہ اسی طرح کفر نواز تعلیمات کو تبلیغی جماعت نے مسلمانوں میں پھیلایا تو کیا حشر ہوگا ان کے ایمان و اسلام کا۔ لیکن حیرت ہے کہ اتنی کھلی ہوئی گمراہی کے بعد بھی تبلیغی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ تھانوی صاحب کی تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرے گی۔

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

دوسرا نمونہ :

تھانوی صاحب اور تمام علمائے دیو بند کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور ﷺ کا تصور کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ حضور کا تصور کرتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی

اور نمازی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا۔ حوالہ کے لئے دیکھئے دیوبندی مذہب کی مستند کتاب ''صراط مستقیم'' ص ۷۸)

یہ عقیدہ تو ان حضرات کا حضور انور ﷺ کے تصور کے بارے میں ہے لیکن خود اپنے تصور کے بارے میں تھانوی صاحب کا کیا فتویٰ ہے ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پر سکتے کی کیفیت طاری ہوجائے گی۔ تھانوی صاحب کے خلیفہ خاص مولانا عبدالماجد دریابادی نے ان سے دریافت کیا کہ نماز میں جب تک آپ کا تصور کرتا ہوں نماز میں جی لگتا ہے۔ یہ عمل محمود ہو تو تصویب فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں گا'' تھانوی صاحب نے جواب ارشاد فرمایا: ''محمود ہے جب کہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو (حکیم الامت ص ۵۲) جذبۂ ایمان کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ ایک ہی بات رسول کے حق میں شرک ہے لیکن اپنے حق میں محمود ہے۔ یہیں سے دل کی چوری صاف پکڑی جاسکتی ہے کہ باہر تو توحید کے علمبردار بنتے پھریئے اور گھر میں اپنی پرستش کرائیے۔ اب خوف الٰہی کو سامنے رکھ کر آپ ہی بتایئے کہ اسی طرح کی رسول دشمن اور مشرکانہ تعلیمات مسلمانوں میں پھیلائی گئیں تو آخرت کی تباہی سوا مسلمانوں کے حصہ میں اور کیا چیز آئے گی۔

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

تیسرا نمونہ:

اب مسلمانوں کے معاشرتی، مذہبی اور اجتماعی زندگی سے متعلق تھانوی صاحب کی تعلیمات و ہدایات کے چند نمونے اور ملاحظہ فرمائیں۔ مردوں کو تعلیم دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

عقیقہ، ختنہ و بسم اللہ کے مکتب میں جمع ہونا سب ترک کردو اپنے گھر کرو نہ دوسروں کے یہاں شریک ہو، غمی میں تیجا، دسواں اور چالیسواں وغیرہ، شب برأت یا محرم کا تہوار نہ خود کرو نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو۔ (قصد السبیل ص ۲۵) اب عورتوں کے نام موصوف کا ہدایت نامہ پڑھیئے، لکھتے ہیں:

''فاتحہ نیاز دلیوں کی مت کرو۔ بزرگوں کی منت مت مانو، شب برات کا حلوہ، محرم، عرفہ تبارک کی روٹی کچھ مت کرو۔ (قصد السبیل ص ۲۶)

اس کے بعد عورتوں کو مزید تاکید فرماتے ہیں کہ:

''کہیں بیاہ شادی عقیقہ وغیرہ میں مت جاؤ اور نہ اپنے یہاں کسی کو بلاؤ'' (قصد السبیل ص ۳۶)

قسم ہے آپ کو غیرت حق کی یہاں چند لمحوں کے لئے رک جایئے اور سوچئے کہ تھانوی صاحب کی ان جملہ ہدایات و تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد مسلم معاشرہ کا کیا حال ہوگا؟ زندگی کی وہ تقریبات جو اجتماعیت کو چاہتی ہیں وہ کیوں کر وجود میں آسکیں گی جب کہ خوشی اور غمی کے موقعہ پر بھی کوئی کسی سے تعلق نہیں رکھے گا۔ اب ان حالات میں آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں میں اس طرح کی گمراہ کن تعلیمات پھیلا کر سوائے اس کے اور کیا نتائج پیدا کرے گی کہ گھر گھر مسلمانوں میں عقیدہ و خیال کے اختلافات کی جنگ شروع ہوجائے۔ ایک فرد کا نقصان ہو تو برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن پوری ملت کی روحانی آسائش کا خطرہ کبھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

چوتھا نمونہ:

تھانوی صاحب کے ملفوظات کے مرتب خواجہ عزیز الحسن لکھتے ہیں کہ: ''حضرت (تھانوی) نے احقر کو مخاطب کرکے فرمایا کہ دیکھیئے! میرا مادۂ تاریخی (تاریخی نام) ''مکر عظیم'' ٹھیک ہے یا نہیں؟ میں آخر شیخ زادہ ہوں، شیخ زادے بڑے فطرتی ہوتے ہیں مجھے بھی فطرتیں بہت آتی ہیں (حسن العزیز ج ص ۱۳) کسی مکار اور فطرتی آدمی کی تعلیمات اور اس کے فن کی برکتوں سے مسلمانوں کو کس قسم کے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اتنی بات ضرور کہوں گا کہ ''مکر و فریب'' انسان کا سب سے بڑا عیب ہے لیکن تھانوی صاحب نہایت فخر کے ساتھ اپنے اس فن کا اعتراف کرتے ہیں۔ اب آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ تبلیغی جماعت نے مسلمانوں کے درمیان اسی طرح کی شرمناک تعلیمات کو پھیلایا تو کیا حال ہوگا مسلم معاشرے کا؟

وہابیت کا اعتراف:

زمانۂ حال کے فرقوں میں فرقۂ وہابیہ نے اسلام کی عظمت پر جس بے دردی سے حملہ کیا ہے وہ تاریخ کا ایک نہایت المناک واقعہ ہے۔ اسی فرقۂ وہابیہ نجدیہ کے ساتھ تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا زکریا شیخ

الحدیث سہارنپور اور مولانا منظور نعمانی کا وہ تعلق ملاحظہ فرمائیے جسے ''سوانح مولانا یوسف کاندھلوی'' کے مصنف کے بیان کے مطابق مولانا الیاس کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا منظور نعمانی نے ظاہر کیا تھا کہ ''ہم بڑے سخت وہابی ہیں، ہمارے لئے اس بات میں کوئی خاص کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر ہے، یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے (سوانح مولانا یوسف ص۱۹۲) مولانا زکریا نے اس کے جواب میں فرمایا: ''مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں (ص۱۹۳) اپنے وہابی ہونے کا خود اپنی زبان سے یہ کھلا ہوا اقرار ملاحظہ فرمائیے۔ کوئی دوسرا ان کے بارے میں کہتا تو الزام سمجھا جاتا لیکن خود اپنے اقرار کا مطلب سوا اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ یہ حضرات حقیقۃً وہابی ہیں اور ان کے پاس اعتقاد و عمل کا جو کچھ بھی سرمایہ ہے وہ مدینہ کا نہیں بلکہ نجد کا ہے اور ظاہر ہے ابن عبد الوہاب نجدی کا مذہب جب انہیں خود پسند ہے تو یہ بتانے کی اب ضرورت نہیں ہے کہ جس تبلیغی قافلے کی وہ قیادت کررہے ہیں اسے وہ کس طرف لے جارہے ہیں اور کیوں نہ ہو جبکہ جن تھانوی صاحب کی تعلیمات کو عام کرنا تبلیغی جماعت کا مقصود اوّلین ہے ان کی یہ تمنا تھی کہ ''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کردوں۔ پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں (الافاضات الیومیہ ج۵ ص۶۷) نیز انہوں نے لوگوں کو برملا کہہ دیا تھا کہ ''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو''۔ (اشرف السوانح ج ۱ ص۴۵) اب اس کے بعد بھی تبلیغی جماعت کی چلت پھرت کا مطلب کوئی نہ سمجھے تو اس کے حق میں سوا اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اب اس سے خدا ہی سمجھے۔ واللہ الھادی والموافق۔ اور سنیئے:

بے ادبی کا اقرار:

تبلیغی جماعت کے سربراہوں نے صرف اپنی وہابیت ہی کا اعتراف نہیں کیا۔ بلکہ اپنے بے ادب ہونے کا بھی برملا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ ان ہی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ ''وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان''۔

(افاضات یومیہ ج۴ ص۱۷۰)

دیوبندی تبلیغی حضرات کے وہابی و بے ادب ہونے کے علاوہ معلوم ہوا کہ معاذ اللہ ان کی لغت

میں مومن کے لئے بے ادب ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ ایمان نام ہی محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم اور ادب کا ہے۔

تقویٰ سے انکار:

آخر میں تھانوی صاحب کی پیٹ پرستی و حلال و حرام میں لاپرواہی کا کمال بھی ملاحظہ ہو ''فرمایا کہ دعوت اور ہدیہ میں حلال و حرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی (پرہیزگار) نہیں ہوں''۔ (کمالات اشرفیہ ص۴۰۶) زندہ باد تبلیغی جماعت کی تعلیمات۔

(ازافادات نباض قوم الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب)

(سرپرست جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان)

مسکین صورت یزید سیرت تبلیغی جماعت کی جارحیت

(وحشت و بربریت کی شرمناک لرزہ خیز داستان)

رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے ملاؤں نے تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شریک ہونے والے لاہور کے جن دو محنت کشوں پر بہیمانہ تشدد کیا تھا ان میں سے ایک محنت کش محمد اقبال زخموں اور ضربوں کی تاب نہ لاتے ہوئے سروسز ہسپتال میں جاں بحق ہوگیا تھا اور اس کی نعش پوسٹ مارٹم کئے بغیر قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن کردی گئی تھی جب کہ دوسرے زخمی محمد خاں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے متوفی کی نعش کا اس کی بیوہ نسیم بیگم کی درخواست پر ڈپٹی کمشنر کے حکم پر قبر سے نکال کر پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ملزمان بیوہ اقبال پر دباؤ ڈالتے رہے کہ وہ مقدمہ کی پیروی نہ کرے اس سلسلے میں اسے دس ہزار روپیہ کا لالچ بھی دیا۔ اور انکار کی صورت میں سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی بھی دی۔ چند روز قبل گنگا رام ہسپتال میں نمائندہ روزنامہ ''حیات'' سے ایک ملاقات کے دوران متوفی نے کہا تھا کہ ملزمان نے اسے دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے ان کے بارے میں پولیس کو کچھ بتایا تو اسے زہریلا ٹیکہ لگوا کر ہلاک کردیا جائے گا اس کے بعد متوفی کے لواحقین نے اسے سروسز ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق حمید علی پارک نیو سمن آباد کا محمد اقبال جو اپنے علاقہ میں

صدیق اکبر مسجد کی انجمن کا صدر تھا۔ رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کی شہرت اور مذہبی جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے دوست محمد خان کے ساتھ تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شامل ہوا۔ جہاں محمد خان نے عالم جذبات میں نعرہ رسالت و باباشاہ جمال زندہ باد کا نعرہ بلند کر دیا۔ جس پر رات کو تقریباً ایک بجے جماعت کے منتظم اسے وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ صبح کو محمد اقبال عبادت سے فارغ ہو کر اپنے دوست کی تلاش میں نکلا تو مسجد کے عقب میں ایک گودام میں اس نے محمد خان کو چھت سے الٹا لٹکا پایا۔ جس کو چند افراد ڈنڈوں سے زدکوب کر رہے تھے۔ اقبال نے اندر جا کر ان کو روکنا چاہا۔ تو انہوں نے اسے بھی پکڑ کر بٹھا لیا کہ ہمارے مولوی صاحب آ کر فیصلہ کریں گے۔ گودام میں پہلے سے چار لڑکے بھی انہوں نے بند کئے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب آئے اور آتے ہی اقبال کے سر میں ڈنڈا دے مارا جس سے اقبال بے ہوش ہو گیا۔ بے ہوشی کے دوران انہوں نے اسے بھی چھت سے الٹا لٹکا دیا۔ اور ڈنڈوں سے زدکوب کرنا شروع کر دیا۔ ہوش میں آ کر اس نے پھر چلانا شروع کر دیا وہ چور نہیں ہے۔ مسجد صدیق اکبر کا صدر ہے۔ بعدازاں مولوی صاحب کا ایک کارندہ بس میں بٹھا کر انہیں غشی کے عالم میں لاہور لے آیا۔ اور گنگا رام ہسپتال میں فرضی حادثہ کی داستان سنا کر انہیں داخل کرا دیا۔ جب اقبال کو ہوش آیا تو اس نے اپنی بیوی نسیم بیگم کو ساری بات بتائی۔ اس واقعی کا دوسرا زخمی محمد خاں ابھی تک مدہوشی کے عالم میں بستر مرگ پر سسک رہا ہے اور اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔

(روزنامہ "حیات"۔ "مشرق"۔ "نوائے وقت" ۲۰، ۲۱ نومبر ۱۹۷۷ء)

تبلیغی جماعت کا دوسرا قاتل اور اس کا انجام

(رائیونڈ کے سانحہ قتل سے پہلے قصور میں خونی ڈرامہ کا پس منظر)

"قصور ۲۸ جون ۱۹۷۶ء۔ مقامی پولیس نے کوہاٹ کے ایک شخص شربت خان کو ایک معمر نمازی حاجی محمد خاں کے قتل کے الزام میں گرفتار کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم شربت خان جو کہ ضلع کوہاٹ کا رہنے والا ہے۔ اور رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کا رکن ہے۔ وہ کوٹ حلیم خاں کی مینار والی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے حاجی محمد خان سے مذہبی مسائل پر جب بحث کی تو اسے مقتول کے عقیدے اور اپنے عقیدے کے مبینہ اختلاف کی وجہ سے سخت رنج پہنچا۔ جس پر اس نے غصے میں آ کر حاجی محمد

خان کو ڈنڈے سے پیٹنا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے حاجی محمد خان شدید زخمی ہو گیا۔ اس کی چیخ و پکار سن کر جب راہگیر مسجد میں پہنچے تو اس کو خون میں لت پت پایا جس پر ملزم بھاگ نکلا۔ لوگوں نے ملزم پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ حاجی محمد خان نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ مقتول ہر وقت مسجد میں عبادت کرتا رہتا تھا"۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۹ جون ۱۹۷۶)

ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ :

کے نمائندہ خصوصی کی رپورٹ کے مطابق مینار والی مسجد قصور کے امام حافظ مرزا بیگ صاحب نے اپنی مسجد میں براجمان تبلیغیوں سے کہا کہ تمہارا اور ہمارا عقیدہ ایک نہیں ہے۔ آپ لوگ میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر تقریبات کو نہیں مانتے، اور ویسے بھی آپ کا مسجد میں کھانا، پینا، سونا، لیٹنا باتیں کرنا آداب مسجد کے خلاف ہے۔ اس لئے آپ لوگ ہماری مسجد سے نکل کر اپنے ہم عقیدہ سامنے والی غیر مقلدین کی مسجد میں چلے جائیں۔ چنانچہ تبلیغی جماعت والے مسجد کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر حافظ صاحب کو گالیاں دینے کے بعد اس وقت تو چلے گئے مگر!

شربت خاں کا انتقام :

۲۸ جون ۱۹۷۶ء بروز سوموار ان کا ایک رکن شربت خان بقصد انتقام ۹ بجے صبح مسجد میں آیا۔ حاجی محمد خان مرحوم ابھی مسجد میں ہی تھے۔ شربت خان نے پہلے نفل پڑھے پھر مسجد کی صفائی کی۔ اور اس کے بعد حافظ مرزا بیگ کی رہائش طرف جانے کی کوشش کی۔ حاجی محمد خان صاحب نے کہا کہ میں آپ کو اوپر نہیں جانے دوں گا۔ تمہارا اوپر جانے کا کیا مطلب ہے؟ نیچے رہو۔ چنانچہ شربت خان بدبخت نے حاجی محمد خان صاحب کو ڈنڈے سے مارنا شروع کر دیا اور مسجد کا دروازہ بند کر کے خوب مارا اور چاقو سے ان کے ہونٹ چیر دیئے۔ جب حاجی محمد خان بے ہوش ہو گئے۔ تو اس خبیث نے مسجد کا دروازہ کھولا اور حاجی محمد خان کو بیہوشی کی حالت میں ٹانگوں سے گھسیٹ کر بازار میں پھینک دیا۔

گرفتاری:

لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ پٹھان نے حاجی محمد خان کو مار دیا۔لوگ اکٹھے ہو گئے اور پٹھان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کے قابو میں نہ آیا۔اتنے میں ایک کوچوان محمد عاشق برف لے کر آرہا تھا۔اس نے تانگے سے پٹھان کے منہ پر پاؤں دے مارا۔پٹھان گر پڑا،اور اسے پکڑ کر تھانے لے گئے۔ حاجی محمد خان کا لڑکا محمد نذیر خان یہ سن کر موقع پر پہنچ گیا اور حاجی صاحب کو ہسپتال لے گیا۔ہسپتال میں دو گھنٹے بعد حاجی صاحب دو بجے دن مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون.

خودکشی:

شربت خان کو جب پولیس نے جیل بھجوایا تو وہاں اس نے جیل والوں کو بھی تنگ کرنا شروع کر دیا ۔جس پر اسے چکی میں بند کر دیا گیا اور وہاں اس نے دیوار کے ساتھ ٹکریں مارنا شروع کر دیں اور جیل میں پندرہ دن بعد خودکشی کر کے مر گیا۔ اصل پروگرام کے تحت شربت خان، حافظ مرزا بیگ کو قتل کرنے آیا تھا۔وہ ہاتھ نہ آئے تو ظالم نے حاجی محمد خان صاحب کو شہید کر دیا۔اور چند دنوں بعد خود حرام موت مر کر خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بنا۔

عذر گناہ: مسکین صورت یزید سیرت تبلیغی جماعت کے افراد کو جب رائیونڈ کے قتل و تشدد کا واقعہ بتایا جاتا ہے تو یہ جھوٹے لوگ بلا تحقیق اس واقعہ کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔مگر جب اخبارات و ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ کے حوالے سے ان کی گرفت ہوتی ہے تو فوراً پینترا بدل کر کہتے ہیں کہ رائیونڈ میں جس کا قتل اور جن پر تشدد ہوا ہے وہ چور تھے۔حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے۔نہ وہ چور تھے اور نہ چور کی سزا قتل ہے۔اور نہ ہی تبلیغیوں کو قانون ہاتھ میں لینے کا حق ہے۔اصل واقعہ وہی ہے جو بحوالہ اخبار پہلے بیان ہوا۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ دسمبر ۱۹۷۷ء فروری ۱۹۷۸ء)

سُنّی بریلوی مساجد میں تبلیغی جماعت کا داخلہ بند!

(اسسٹنٹ کمشنر لکی مروت کا فیصلہ)

موضع درہ پیزو ضلع بنوں (سرحد) کے علاقہ میں سنّی بریلوی مساجد میں تبلیغی جماعت کے گروہوں کی آمدورفت سے جھگڑا فساد ہوتا تھا۔تبلیغی جماعت چونکہ اول و آخر دیوبندی مکتبِ فکر کی پیروکار ہے اور یہ لوگ تبلیغ کے نام پر سنّی بریلوی مساجد میں آمدورفت کے باعث بھولے بھالے سنیوں کو اغوا کرنے اور مساجد پر قبضہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اس لئے اختلاف و فساد متوقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس صورتِ حال کے پیش نظر اے،سی صاحب تحصیل لکی مروت کی عدالت میں فریقین پیش ہوئے اور گفتگو کے بعد یہ طے پایا کہ فریقین اپنی تقاریر میں ایک دوسرے کے متعلق اعتدال سے کام لیں گے۔تبلیغی جماعت رائیونڈ کا کوئی وفد بریلوی مساجد میں نہ جائے گا۔اگر کسی فریق نے فیصلہ کی خلاف ورزی کی تو ایک لاکھ روپیہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور قانونی کاروائی بھی کی جائے گی۔عدالت میں سنی بریلوی فریق کی طرف سے مولوی عبدالمنان مہتمم جامعہ غوثیہ درہ پیزو۔اور دیوبندی فریق کی طرف سے مولوی محمد حسین مہتمم جامعہ حلیمیہ درہ پیزو مع رفقاء پیش ہوئے۔(نمائندہ خصوصی)

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ص ۲۱، ذیقعد ۱۴۰۶ھ)

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی

سعودی عرب سے پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے تبلیغی جماعت پر پابندی لگا دی ہے اور اس جماعت سے منسلک تمام ارکان اور رہنماؤں کو حراست میں لے لیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر کو سربمہر کر کے تمام لٹریچر اور ریکارڈ اپنے قبضہ میں لے لئے۔

(روزنامہ حیدر، راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۸۳ء جنگ لاہور ۲۱ جون ۱۹۸۳ء)

تبلیغی جماعت کے متعلق دیوبندی علماء کی ایک خاص نشاندہی

تبلیغی جماعت کے متعلق بعض علماء دیوبند نے علماء دیوبند کے حوالے سے کتاب ''دعوت حق'' شائع کی ہے۔جس کا ایک باب سوال و جواب سنی بریلوی علماء و احباب کی توجہ کے لئے بہت ضروری ہے۔اور سنی مساجد کو تبلیغی

جماعت کی سازش وقبضہ گروپ سے بچانا بہت ضروری ہے۔ سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

☆ سوال: تبلیغی جماعت بریلوی مسلک والوں کو مشرک اور کافر بھی کہتی ہے پھر ان کی مسجدوں میں جا کر ٹھہرتی اور ان کے امام کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔

☆ جواب: ان کے بڑوں نے ان کو ایسا ہی بتلایا ہے۔ حالانکہ ہمارے علماء دیوبند تو اس کے خلاف ہیں مگر تبلیغی جماعت کا خیال ہے ایسا کرنے سے بریلوی مسلک کی مسجدوں پر قبضہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک اچھا ہی عمل ہے۔ اگر چند دن کسی بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے سے مسجد ہاتھ آتی ہے تو کیا برا ہے۔ مگر اتنے دن کی نمازیں تو نہ ہوں۔ ان کا گناہ کس کھاتے میں جائے گا؟ (کتاب دعوت حق ص ۱۲)

لمحہ فکریہ: بمصداق: گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ دیوبندی علماء نے سنی بریلوی مساجد پر تبلیغی جماعت کے قبضہ کرنے کی جس سازش کا انکشاف کیا ہے۔ بھولے بھالے سنیوں کو شہروں دیہاتوں میں اپنی پیاری مساجد کو دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کی آمد ورفت سے بچانا چاہیئے۔ تاکہ تبلیغی جماعت سنی مساجد پر اپنا تسلط اور قبضہ جمانے کی سازش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ع ...... ہوشیار اے سنی مرد مومن ہوشیار

انتباہ: خدانخواستہ جب بھی تبلیغی جماعت کسی سنی بریلوی مسلک کی مسجد میں آئے اور رات ٹھہرنے اور قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں رضائے مصطفی کا یہ مضمون دکھایا جائے اور ان سے کہا جائے اپنے کسی دیوبندی مسلک کی مسجد ومدرسہ میں چلے جائیں یا کسی اور جگہ رات گزاریں لیکن اہل سنت کی مسجد میں نہ تبلیغ کریں نہ تبلیغی نصاب پڑھیں اور نہ ہی رات کو قیام کریں اور نہ ہی یہاں کھانے پکانے کا اہتمام کریں۔

خبردار: اگر تبلیغی جماعت کو مسجد سے نکالنے اور ان سے مسجد خالی کرانے پر وہ ہنگامہ ومقابلہ کرنے کی کوشش کریں تو فوراً قریبی پولیس چوکی میں رپورٹ کرا کے ان سے خلاصی کرائیں اور اگر کوئی پولیس مین ان کی حمایت کرنے کی کوشش کرے تو اسے تبلیغی جماعت کے قبضہ گروپ کی سازش سے آگاہ کریں اور اسے بتائیں کہ تبلیغی جماعت کی منافقت و فساد انگیزی کی بناء پر افغانستان و سعودی عرب میں اس پر پابندی لگ چکی ہے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفی رجب المرجب ۱۴۲۲ھ)

(دیوبندیوں کی کتاب "دعوت حق" صرف 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکتبہ غوثیہ نارووال سے طلب کریں)

فیض رضا
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
جاری رہے گا
بفیضان نظر
پاسبان مسلک رضا نباض قوم پیر طریقت حضرت علامہ الحاج مفتی
ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی گوجرانوالہ
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان
اہلیان علاقہ نارووال کے لئے
عظیم خوشخبری
نارووال سے پسرور روڈ پر ڈھڈیالہ جامع مسجد مدینہ میں
فیضان اولیاء لائبریری
کا اجراء ہو چکا ہے
جہاں سے آپ دینی کتب مفت مطالعہ کے لئے حاصل کر سکتے ہیں
زیر انتظام:
انجمن فیضان اولیاء ڈھڈیالہ تحصیل و ضلع نارووال